سوال

(849)ایک حدیث کوتین آدمی بیان کرتے ہی   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے مجھے کہا ہے کہ ایک حدیث کوتین آدمی بیان کرتے ہیں ، ان میں سے ایک آدمی نے جو اثبت ہے روایت کو ایک طریقے سے بیان کیا ہے ، جو اس سے کم درجے کا راوی ہے اس نے روایت کو برعکس بیان کیا ہے ، لیکن کم درجے کے راوی کا بیان حقیقت کے مطابق ہے ۔ اور زیادہ مضبوط راوی کا بیان واقع کے خلاف ہے ۔ اصول کے لحاظ سے اثبت راوی کی روایت قابل قبول ہوگی اور کمزور راوی کی حدیث اگرچہ وہ حقیقت کے مطابق ہے قابل ترجیح نہ ہوگی ۔ حنفیوں کے مطابق کمزور راوی کی حدیث چونکہ واقعہ کے مطابق ہے ہم کمزور راوی کی حدیث کو ترجیح دیں گے ۔ کیونکہ وہ مبنی بر حقیقت ہے ۔

امام ترمذی کی حسن روایت کی تعریف کیا ہے ، اس پر کونسے اعتراضات ہوسکتے ہیں ؟

کیا ایسی دو مثالیں آپ نوٹ کرسکتے ہیں کہ جس کو امام ترمذی نے حسن کہا ہو اور پھر انہی دو حدیثوں کو وہ بنفس نفیس ناقابل احتجاج گردانتے ہوں ؟ (اللہ دتہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ لکھتے ہیں : ''حنفیوں کے مطابق کمزور راوی کی حدیث چونکہ واقعے کے مطابق ہے ہم کمزور راوی کی حدیث کو ترجیح دیں گے کیونکہ وہ مبنی بر حقیقت ہے ۔ ''

آپ نے اس کی کوئی مثال پیش نہیں فرمائی ، اس کی کوئی ایک مثال پیش فرمائیں پھر اس پر غور کریں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ یہ بات مبنی بر حقیقت نہیں ۔ ان شاء اللہ سبحانہ و تعالیٰ ۔

۲ ۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ''العلل الصغیر'' میں لکھتے ہیں :

((وَمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ فَإِنَّمَا أَرَدْنَا بِهِ حُسْنَ إِسْنَادِهِ عِنْدَنَا كُلُّ حَدِيثٍ يُرْوٰى لَا يَكُوْنُ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يُّتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُوْنُ الْحَدِيثُ شَاذًا وَيُرْوٰى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوُ ذٰلِكَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ)) (کتاب العلل مع التحفة : ۴، ۴۰۰)

امام صاحب کی تعریف سے واضح ہے کہ مرسل و منقطع ، معلل اور کثیر الغلط سیء الحفظ کی روایت ان کے نزدیک حسن کے زمرہ میں شامل ہے جبکہ محدثین اور امام صاحب کے نزدیک ایسی روایات ناقابل احتجاج اور ضعیف ہوتی ہیں ۔

۳۔ آپ نے دو مثالوں کا مطالبہ کیا ہے تو محترم آپ کی مطلوبہ دو مثالیں پیش خدمت ہیں بتوفیق اللہ سبحانہ وتعالیٰ وعونہ۔

1...امام ترمذی اپنی کتاب ''جامع وسنن ترمذی''میں لکھتے ہیں :

((بَابُ مَا جَآئَ فِیْ وَضْعِ الرُّکْبَتَیْنِ قَبْلَ الْیَدَیْنِ فِی السُّجُوْدِ حَدَّثَنَا سَلَمَۃُ بْنُ شَبِیْبٍ ، وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاھِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْحَلْوَانِیُّ ، وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ نَا شَرِیْکٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ : رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ وَإِذَا نَھَضَ رَفَعَ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ ۔ وَزَادَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ حَدِیْثِہٖ : قَالَ : یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ : وَلَمْ یَرْوِ شَرِیْکٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ إِلاَّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ ، قَالَ : ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ لاَ نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاہُ غَیْرَ شَرِیْکٍ)) (۱ ، ۲۲۸ مع التحفۃ) 1

آپ نے دیکھ لیا کہ امام صاحب نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور تصریح فرمائی کہ ہمارے علم میں اس کو شریک کے علاوہ کوئی روایت نہیں کرتا تو شریک صاحب امام صاحب کے نزدیک اس حدیث کو روایت کرنے میں متفرد ہیں اور امام صاحب شریک صاحب کو کثیر الغلط قرار دیتے ہیں ۔ چنانچہ باب جاء فی الوضوء مرۃ ومرتین وثلاثا میں امام صاحب لکھتے ہیں : ((وَشَرِیْکٌ کَثِیْرُ الْغَلَطِ)) 2 (۱ ، ۵۳ مع التحفۃ) اور اہل علم جانتے ہیں کہ کثیر الغلط کی حدیث ناقابل احتجاج اور ضعیف ہوتی ہے ۔

2...امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ''جامع وسنن''میں لکھتے ہیں :

((بَابُ مَا جَآئَ فِیْ مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْأُوْلَیَیْنِ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلاَنَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ ھُوَ الطَّیَالِسِیُّ نَا شُعْبَۃُ أَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاھِیْمَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ أَبِیْہِ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْأُوْلَیَیْنِ کَأَنَّہٗ عَلَی الرَّضْفِ ، قَالَ شُعْبَۃُ : ثُمَّ حَرَّکَ سَعْدٌ شَفَتَیْہِ بِشَیْئٍ فَأَقُوْلُ : حَتّٰی یَقُوْمَ : فَیَقُوْلُ : حَتّٰی یَقُوْمَ ، قَالَ أَبُوْ عِیْسٰی : ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ إِلاَّ أَنَّ أَبَا عُبَیْدَۃَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ أَبِیْہِ)) 3 (۱ ، ۲۹۱ مع التحفۃ)

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کو حسن بھی قرار دے رہے ہیں اور ساتھ ہی ابو عبیدہ کے ان کے والد گرامی سے سماع کی نفی فرما کر اسے ناقابل احتجاج ، منقطع اور ضعیف بھی بنا رہے ہیں ۔ واللہ اعلم ۲،۸، ۱۴۲۱ھ

1 ترمذی ، کتاب الصلاۃ ، باب ما جاء فی وضع الرکبتین قبل الیدین فی السجود

2 ترمذی ، کتاب الطہارۃ ، باب ما جاء فی الوضوء مرۃ ومرتین وثلاثا۔

3 ترمذی ، کتاب الصلاۃ ، باب ما جاء فی مقدار القعود فی الرکعتین الاولیین ۔

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد 02 ص 803

محدث فتویٰ